سوال

(1080) طالب علم لڑکے کا کلاس فیلو لڑکی سے مصافحہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

طالب علم لڑکے کا اپنی جماعت (کلاس فیلو) لڑکی سے مصافحہ کا کیا حکم ہے؟ اگر لڑکی ہی سلام اور مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھائے تو اسے کیا کرنا چاہیئے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لڑکے لڑکیوں کا اکٹھے مل جل کر ایک ہی جگہ پڑھنا، خواہ سکول میں ہو یا کسی اور جگہ، یا ان کی کرسیاں ساتھ ساتھ ہوں، جائز نہیں ہے، اس میں بہت بڑا فتنہ ہے۔ لڑکے لڑکیوں کا یہ اشتراک واختلاط جائز نہیں ہے۔ اور کسی مسلمان کے لیے اجنبی عورت سے مصافحہ کرنا بھی جائز نہیں ہے، خواہ اس میں لڑکی ہی پیش قدمی کرے۔ لڑکے کو چاہیئے کہ اسے متنبہ کر دے کہ اجنبی مردوں سے ہاتھ ملانا جائز نہیں ہے۔

نبی علیہ السلام سے ثابت ہے کہ جب عورتیں آپ سے بیعت ہوتیں تو آپ کہتے کہ:

''میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا۔'' (سنن النسائی، کتاب البیعۃ، باب بیعۃ النساء، حدیث: 4181، سنن ابن ماجہ، کتاب الجھاد، باب بیعۃ النساء، حدیث: 2874 ومسند احمد بن حنبل: 6/353، حدیث: 27051۔)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

''اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نے کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا۔ آپ ان عورتوں سے زبانی بیعت لیتے تھے۔'' (صحیح بخاری، کتاب الطلاق، باب اذا اسلمت المشرکۃ۔۔۔۔۔، حدیث: 4983، وصحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب کیفیۃ بیعۃ النساء، حدیث: 1866 وسنن ابن ماجہ، کتاب الجھاد، باب بیعۃ النساء، حدیث: 2875۔)

اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کے لیے بہترین نمونہ بنایا ہے:

لَقَد كانَ لَكُم فى رَسولِ اللَّهِ أُسوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَن كانَ يَرجُوا اللَّهَ وَاليَومَ الءاخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثيرًا ﴿٢١﴾ ... سورة الاحزاب

''یقینا تمہارے لیے رسول اللہ میں بہترین نمونہ موجود ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرتا ہے۔''

عورتوں کا غیر محرموں سے مصافحہ کرنا، دونوں جانب فتنے کا باعث ہے، لہذا اس کا چھوڑنا واجب ہے۔ اور شرعی و مسنون سلام جو بغیر مصافحہ کے ہو، اس میں کسی شبہ اور فتنے کی بات نہیں ہے، بشرطیکہ لڑکی باحجاب ہو، خلوت میں نہ ہوں، بات کرنے میں لوچ اور لہک نہ ہو۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

يٰنِساءَ النَّبِىِّ لَستُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّساءِ ۚ إِنِ اتَّقَيتُنَّ فَلا تَخضَعنَ بِالقَولِ فَيَطمَعَ الَّذى فى قَلبِهِ مَرَضٌ وَقُلنَ قَولًا مَعروفًا ﴿٣٢﴾... سورة الاحزاب

''اے نبی کی بیویو! تم دوسری عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم تقویٰ والی ہو تو بات کرنے میں لوچ نہ دکھاؤ ورنہ جس کے دل میں کوئی روگ ہوا وہ کوئی طمع کر بیٹھے گا، اور بھلی بات کہو۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں عورتیں آپ کو سلام کہتی تھیں، اپنے مسائل آپ سے دریافت کرتی تھیں۔ اسی طرح بعد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے بھی پوچھا کرتی تھیں۔ علاوہ ازیں عورت کا اپنے محرم مردوں سے مصافحہ مثلاً باپ، بھائی اور چچا وغیرہ سے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 759

محدث فتویٰ